OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

حضرت انس بن مالکؓ کی مرویات کی روشنی میں مطالعہ سیرت

The Study of Seerah in the light of Narrations of Hazrat Anas Bin Malik (RA)

Dr. Hafiz Muhammad Siddique
Assistant Professor
Faculty of Shariah & Law, International Islamic University Islamabad.
Email: hafiz.siddique@iiu.edu.pk

ABSTRACT

Sahaba karam are the companions of Holy prophet (ﷺ) who along with the reception of spiritual privileges also received direct knowledge from his teachings. The name of Hazrat Anas Ibn Malik (RA) is one of the prominent names among these companions who devotedly spent ten years of his life in the company of Holy Prophet (ﷺ) as his servant. His narrations revealed that the life of the Holy Prophet (ﷺ) as a model for the whole humanity devoid of any spacio-temporal differences. This paper also highlights the simplicity of Holy Prophet (ﷺ) and his amiable and magnamously benevolent towards others is the finest way to enjoy the ecstasy of real life. While recollecting the biography of Hazrat Anas Ibn Malik (RA), his early days of life and his acceptance of Islam this research paper aims to emphasize over urgency of spiritual solace that could only be achieved through selfless devotion to Allah and his Prophet (ﷺ). With specific focus on the years of Hazrat Anas (RA) spent in service of the Holy Prophet (ﷺ) this paper significantly allows understanding of the relationship between a servant to the Holy Prophet (ﷺ) as his master. This paper will reflect upon the treatment of a master with his servant in the light of narrations of the Holy Prophet Muhammad (ﷺ). This study finally concludes that servants are needed to be considered as human beings and treated with kindness as the Seerah of the Holy Prophet (ﷺ) preaches.

Keywords: Seerah, Companion of the Holy Prophet (PBUH), Narrations, Khadim-e-Nabi (ﷺ).

تعارف:-

بلاشبہ صحبت وہم نشینی کے اثرات ہر گوشۂ زندگی اور سیرت و کردار پہ مرتب ہوتے ہیں۔انفرادی اجتماعی زندگی میں معیشت و معاشرت اور سیاسی و قانونی راہنمائی کیساتھ ساتھ تہذیب و تمدن کی تعمیر میں بھی سیرت نبوی ﷺ اہم نقوش کی حامل ہے۔عصر حاضر میں نسل نو کی ذہنی و فکری تعمیر کے لئے سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔قرآن کریم میں فرمایا گیا لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة[1] " تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے"۔ یقیناً ہر کلمہ گو دیدار نبوی ﷺ کی خواہش وطلب رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی مصاحبت جیسا فخر و عزت کا مقام ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے خير القرون قرني، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم[2] "سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں ، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں"۔ صحابہ کرام نے مجلس نبوی ﷺ میں براہ راست علم و فیض حاصل کیا۔ صبح تا شام مجلس نبوت میں خدمت کا شرف حاصل کرنے والے صحابہ کرام میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا نام بھی ہے۔

آپ کا نام انس،کنیت ابوحمزہ،لقب خادم النبی،قبیلہ نجار تھا۔آپ کا کامل شجرہ نسب یہ ہے۔ انس بن مالک بن النضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار[3] بن ثعلبة بن عمرو بن الخزرج[4] بن حارثہ الانصاری الخزرجی النجاری من بن عدی بن النجار[5] آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ام سلیم بنت ملحان تھا[6]۔ ایک روایت میں نام ملیکۃ اور لقب الرمیصاء بھی مذکور ہے[7]۔آپ کے خاندان میں آپ کی والدہ نے اسلام قبول کیا اور والد ناراض ہو کر شام چلے گئے۔ آپ کی والدہ نے عقد ثانی حضرت ابو طلحہ سے کیا۔ بیٹے نے انہیں والدین کی آغوشِ محبت میں تربیت پائی اور مسلمان ہوئے[8]۔حضرت انس بن مالکؓ کی کنیت ابوحمزہ تھی جو نبی کریم ﷺ نے انہیں عطا کی تھی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ایک خاص قسم کی سبزی جس کا نام حمزہ تھا چنا کرتے تھے۔اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے آپ کی یہ کنیت پسند فرمائی۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں:كنّاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت اجتنيتها۔ ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے یہ کنیت (حمزہ) سبزی کی وجہ سے عطا فرمائی جس کو میں چنا کرتا تھا۔[9] حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت کو اپنے لیے باعث عزوشرف سمجھتے تھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ انس میرا بیٹا ہے میں آپ کی خدمت کیلئے آپ کے پاس لائی ہوں[10] بلکہ فرماتے ہیں کہ میری ماں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پر برانگیختہ کرتی رہتی تھیں۔[11] آپ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی:[12]" اللهم اكثرماله وولده واطل عمره

واغفرذنبه" [13] اے اللہ !انس کے مال واولاد میں کثرت فرما،ان کی عمر دراز فرمااوران کے گناہ معاف فرما۔ پھر آپ کی اولاد کی اولاد سو کے لگ بھگ تھی[14]اور باغ سال میں دو مرتبہ پھل لاتا۔[15]حضرت انس رازدار نبی ﷺ بھی تھے آپ فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھااور آپ ﷺ تشریف لائے۔آپ نے ہمیں سلام کیااور مجھے کسی کام کیلئے بھیج دیا۔ مجھے اپنی والدہ کے پاس پہنچنے میں دیر ہوگئی میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کیلئے بھیجا تھا۔میری والدہ نے پوچھا وہ کام کیا تھا؟میں نے کہا"انها سرّ""وہ ایک راز ہے۔ میری والدہ نے کہا:لاتحدّثن بسرّ رسول الله احداً۔تم رسول اللہ کا راز کسی پر افشاءنہ کرنا۔ حضرت انس نے کہا:والله لوحدثت به احداً لحدثتک یاثابت۔اے ثابت !اگر میں وہ راز کسی کو بتاتا تو آپ کو بتاتا[16]۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت ومودت:-

حضرت انسؓ تو آپ ﷺ سے محبت کرتے تھے ہر وقت ان کے سایہ عاطفت میں رہتے تھے اس وجہ سے نبی کریم ﷺ کو بھی آپ سے ایک خاص محبت ہوگئی اور پیار سے یابنیّ(اے میرے پیارے بچے) کے خطاب سے پکارتے تھے [17]۔اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ آپ سے مزاح بھی کرتے تھے اور یاذا الاذنین(اے دوکان والے) کے خطاب سے پکارتے تھے [18]۔ محبت اس قدر تھی کہ دس سال کے عرصہ میں آپ ﷺ نے حضرت انسؓ سے یہ نہیں کہا کہ تونے یہ کام کیوں کیا، کیوں نہیں کیا[19]۔آپؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کسی سائل سے فرمایا کہ ۔ انت مع من احببت۔کہ تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر وعمر سے بھی لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔[20]آدمی کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اس کی ہر ادا غرضیکہ اس کی ہر چیز سے محبت کرتا ہے اور اس کا خیال رکھتا ہے اسی لئے نبی ﷺ کے پیالہ کو سنبھال سنبھال کے رکھتے۔[21]جب کدو تناول فرماتے تو فرماتے اے درخت تیرا کیا کہنا ہے؟تو مجھے کتنا محبوب ہے صرف اس لیے کہ رسول کریم ﷺ تجھ سے محبت رکھتے تھے[22]۔پروانہ کی طرح ہر لحہ شمع نبوت ﷺ کے گرد گھومتے رہتے۔عہد رسالت میں تقریباً کل آٹھ غزوات ہوئے[23] اجس میں آپ نبی کریم ﷺ کے بنفس نفیس شامل تھے [24]۔حضرت انسؓ نہایت خوبصورت اور موزوں اندام تھے۔جن بالوں کو نبی کریم ﷺ پکڑتے تھے ان کو آپ ﷺ کی محبت میں کٹوایا نہیں جیسا کہ مروہ ہے"فارادان یجزّها فنهته امه وقالت:کان النبی یمدهاویاخذها"[25]۔ ترجمہ: انہوں نے ارادہ کیا اپنے گیسو کاٹ ڈالیں مگر انکی والدہ(ام سلیم) نے انہیں منع کیا اور کہا ان بالوں کو نبی کریم ﷺ پکڑا کرتے تھے۔

حضرت انسؓ کی شخصیت کے اوصاف:-

ابن سعد نے مختلف روایات ذکر کی ہے کہ آپ ﷺ کبھی زرد خضاب اور کبھی سرخ خضاب لگایا کرتے تھے۔ کپڑے بھی زرد اور سرخ مگر ریشم کے پہنتے تھے۔ سیاہ پگڑی باندھتے تھے کبھی ٹوپی کے ساتھ اور کبھی ٹوپی کے بغیر۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ صرف سفید ٹوپی پہنے ہوئے تھے[26]۔ ابن سعد کی ایک اور روایت ہے: ان انس بن مالک نقش فی خاتمه:محمد رسول الله قال:فکان اذا دخل الخلاء نزعه[27]۔ ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ نے اپنی انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کنندہ کرار کھا تھا جب آپ قضائے حاجت کیلئے جاتے تو انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ جلیل القدر صحابی ہیں جن کے فضل و کمال پر تمام امت مسلمہ متفق ہے۔ آپ کی نماز نبی کریم ﷺ کی نماز کے ساتھ مشابہ تھی۔[28]۔ آپ نماز پڑھتے تھے تو اتنا لمبا قیام کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں کا خون جم جاتا تھا۔[29] بعد از وفات بھی محبت میں کمی نہ آئی فرماتے ہیں کہ انس سے سنا فرماتے تھے کہ کوئی رات ایسی نہیں گزری کہ جس میں میں اپنی حبیب ﷺ کے دیدار سے بہرہ ور نہ ہوتا پھر آپ زار و قطار روتے تھے۔[30] آپ جب حدیث بیان فرماتے تو احتیاطا کہہ دیا کرتے تھے او کما قال رسول اللہ ﷺ۔ "یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا[31]۔ حضرت انسؓ فضول گفتگو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور بہت زیادہ باتیں کرنے سے بھی منع فرماتے تھے اور خصوصاً اپنی اولاد کو تلقین کرتے تھے کہ کثرت سے باتیں کرنے سے بچو۔ حضرت انس کے صاحبزادوں نے اپنے والد سے درخواست کی: اے ابا جان! آپ جس طرح دوسرے لوگوں سے باتیں کرتے ہیں اس طرح ہم سے کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کثرت سے باتیں کرتا ہے اس کے منہ سے فضول باتیں بھی نکل جاتی ہیں۔[32] آپ فرماتے تھے کہ انسان اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک زبان کی احتیاط نہ کرے۔[33] آپ اکثر و بیشتر اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ شیخ جریری سے فرماتے تھے کہ حضرت انس نے ذات العرق سے احرام باندھا اور ہم نے حلال ہونے تک ان کے منہ سے ذکر اللہ کے علاوہ کوئی بات نہ سنی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: یاابن اخی هکذا الاحرام۔ اے میرے بھتیجے احرام اسی طرح ہوتا ہے[34]۔

حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت انسؓ کو بحرین میں صدقات کا عامل بنانا چاہا تو حضرت عمرؓ سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا: ابعثه فانه لبیب کاتب فبعثه[35]۔ ترجمہ: حضرت انس کو (بحرین کا عامل) بنا کر بھیج دیجئے کیونکہ پڑھے لکھے اور دانا ہیں۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کے باغ کے پھلوں میں سے مشک کی سی پیاری خوشبو آتی تھی[36]۔ ایک مرتبہ بارش نہ ہونے سے باغ خشک ہو رہا تھا تو آپ نے نماز پڑھی اور دعا مانگی فورا ایک بادل اٹھا اور آپ کے کھیتوں پر چھا گیا اور اتنا برسا کہ کھیت پانی سے بھر گئے۔[37] حضرت انسؓ قرآن کی تلاوت کرتے رہتے تھے اور اس کی برکات سے خود اور اپنے اہل و عیال کو بھی مستفید فرماتے تھے۔ مروی ہے کہتے ہیں: کان انس اذااشفی علی ختم القرآن من اللیل بقی منه سورة حتی یختمه عند عیاله[38]۔

آپ کی وفات بصرہ میں ہوئی سنِ وفات کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ۹۰ھ میں بعض کہتے ہیں ۹۱ھ، بعض کے نزدیک ۹۲ھ ہے اور بعض کے نزدیک ۹۳ھ بھی ہے[39]۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے قاضی محمد بن عبداللہ الانصاری سے پوچھا: ابن کم کان انس بن مالک یوم مات۔ وفات کے وقت حضرت انس کی عمر کتنی تھی۔ آپ نے فرمایا: ابن مائة سنة وسبع سنين۔ ان کی عمر ایک سو سات سال تھی[40]۔ عبداللہ بن یزید الھذلی کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک کے جنازہ میں شریک تھا۔ آپ بصرہ میں ولید بن عبدالملک کے عہد میں ۹۲ھ میں فوت ہوئے[41]۔ حضرت انس بن مالک آخری صحابی تھے جنہوں نے بصرہ میں وفات پائی[42]۔ ان کی وصیت کے مطابق ان کے عصا کو بھی ان کے ہمراہ ان کے پہلو اور کرتہ کے درمیان رکھ دیا گیا۔[43] ثابت البنانی کہتے ہیں کہ وصیت کے مطابق نبی کریم ﷺ کا موئے مبارک میں نے ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا تھا۔[44] طبقات ابن سعد میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ وصیت بھی کی تھی کہ انہیں ابن سیرین نہلائیں اور وہی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ اس وقت ابن سیرین جیل میں تھے لوگوں نے اس سلسلہ میں امیر عمر بن یزید سے اجازت مانگی کہ حضرت انس کی وصیت کو پورا کیا جائے ابن سیرین کو اجازت دے دی گئی انہوں نے آکر حضرت انسؓ کو غسل دیا، کفنایا اور نماز جنازہ مقام طف میں پڑھائی پھر جیل میں چلے گئے[45]۔ مگر اسد الغابۃ میں ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ کی نماز جنازہ قطن بن مدرک نے پڑھائی[46]۔

حضرت انسؓ کی مرویات کی روشنی میں مطالعہ سیرت

حضرت انس بن مالکؓ مکثرین صحابہ میں سے ہیں اور آپ کی روایات کی تعداد ہزار سے زیادہ ہے۔ صحیح بخاری میں ۸۰ احادیث، صحیح مسلم میں ۷۰ احادیث منقول ہیں اور وہ روایات جو متفق علیہ ہیں ان کی تعداد 128 ہے[47]۔ آپ کا شمار ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جو عقبہ اولی میں ہیں اور جنکی روایات ہزار یا ہزار سے زیادہ ہیں۔ ابن حزم اور ابن الجوزی کے مطابق آپ کی احادیث کی تعداد ۲۲۸۶ ہے[48]۔ صاحب اسد الغابہ نے چند ان اصحاب کا ذکر کیا ہے جنہوں نے آپ سے روایات اخذ کی اور دائرہ تلمذ میں داخل ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں: وھو من المکثرین فی الروایۃ عن رسول اللہ روی عنہ ابن سیرین، وحمید الطویل، وثابت البنانی وقتادۃ والحسن بصری والزھری وخلق کثیر[49]۔ آپ مکثرین صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اور آپ سے ابن سیرین، حمید الطویل، ثابت البنانی، قتادہ، حسن بصری، زھری اور بہت زیادہ لوگوں نے روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ کی روایات کی تعداد ۲۲۸۶ ہے اور ان سب کا ذکر کرنا محال ہے۔ بہر حال ان میں سے دس جو سیرت نبوی سے متعلق ہیں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

عن اسحاق بن عبداللّٰه بن ابی طلحه انّه سمع انس بن مالک رضی اللّٰه عنه یقول:ان خیّاطادعا رسول اللّٰه علیه وسلم لطعام صنعه قال انس بن مالک فذهبت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الی ذلک الطعام فقرّب الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خبزاومرقافیه

دبّاءوقديد فرايت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يتتبّع الدباءمن حوالى القصعة قال: فلم ازل احب الدباءمن يومئذٍ[50]۔

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو اس کھانے کی طرف مدعو کیا جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی نبی کریم ﷺ کی معیت میں اس کھانے کی طرف گیا۔اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹیاں اور وہ سالن پیش کیا جس میں کدو اور بوٹیاں تھیں، حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کو دیکھا کہ آپ ﷺ کدو کو پیالہ کے چاروں طرف تلاش کرتے تھے اس روز سے میں کدو کو ہمیشہ پسند کرتا تھا۔

❖ مذکورہ بالا حدیث سے یہ فہم حاصل ہوتا ہے کہ بلاشبہ کسی مسلمان بھائی کی دعوت کا اہتمام کرنا اور اسے قبول کرنا، میزبانی اور کھانا دل لگی سے تناول فرمانا امور سنت ہیں۔ان امور سے باہمی محبت و الفت اور پیار کا رشتہ بڑھتا ہے۔کدو ایک مرغوب سبزی ہے جس کے بے انتہاء جسمانی و طبعی فوائد ہیں۔دعوتوں میں ضروری نہیں کہ اعلیٰ سے اعلیٰ چیز کا اہتمام کیا جائے بلکہ اپنی استطاعت کے مطابق انتظام و انصرام کی جائے۔کسی عام آدمی کو دعوت کو قبول کرنا اور سادگی کی زندگی گزارنا اہم ترین اوصاف ہیں جن کا دور جدید میں فقدان ہے۔

عن انس بن مالك قال:لبس رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلمالصّوف واحتذى المخصوف وقال:اكل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بشعا ولبس خشناً فقيل للحسن ماالبشع؟قال:غليظ الشعيرماكانيسيغه الابجرعة ماء[51]۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے اون کا کپڑا پہنا ہے اور پیوند لگا ہوا جوتا بھی اور حضرت انس نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ﷺ نے بہت موٹا آٹا کھایا ہے اور موٹا کھردرا لباس بھی پہنا ہے، کسی نے حسن سے پوچھا کہ بشع کیا چیز ہے تو جواب دیا کہ موٹا جو، جس کو نبی کریم ﷺ آسانی سے بلا پانی کے گھونٹ کے نہیں نگل سکتے تھے۔

❖ درج بالا حدیث کی روشنی میں معلوم ہوتا کہ نبی کریم ﷺ بہت سادہ کھانا تناول فرماتے اور سادہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔سادہ اور پیوند لگا کپڑا پہننا عیب نہیں بلکہ سنت نبوی ﷺ ہے۔سنت پہ عمل سے کئی معاشی و معاشرتی مسائل کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔دور جدید کی پر تعیش دعوتوں میں اکثر کھانے ضائع ہو جاتے ہیں جو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی قومی و ملکی سرمایہ کا ضیاع ہے۔

عن انس بن مالك قال:كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب دعوة العبد وكان يوم بنى قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه اكاف من ليف[52]۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار کی عیادت کرتے تھے،جنازے میں شریک

ہوتے، گدھے پر عجز وانکسار سے سوار ہوتے، غلام کی پکار کا جواب دیتے اور جنگ بنو قریظہ کے دن آپ ﷺ گدھے پر سوار تھے جس کی نکیل خرمے کے درخت کی چھال کی تھی اور جس کا پالان بھی خرمے کے درخت کی چھال کا تھا۔

❖ حدیث رسول ﷺ سے پتہ چلتا ہے کہ کسی بیمار مسلمان بھائی کی عیادت کرنا اس کی دلجوئی کے مترادف ہے۔ غمی کے موقع پہ ساتھ کھڑا ہونا صبر وتعاون کی تلقین سنت نبوی ﷺ ہے۔ عاجزی وانکساری کا مزاج معاشرہ میں عزت وبلند رتبہ کا پیش خیمہ ہے۔ بلندی مقام ملنے کے باوجود اپنے مالک ومولا کے حضور عجز وانکسار کا اظہار سنت نبوی ﷺ ہے۔ درحقیقت جنازہ میں شریک ہونا اور غم کے لمحات میں رجوع الی اللہ اور صبر کی تلقین بندہ مسلم کا دوسرے مسلم بھائی پہ حق ہے۔

حدثنا ثابت بنانی عن انس رضی اللہ عنہم قال:قال النبیﷺ من رآنی فی المنام فقدرآنی فانّ الشیطان لایتخیّل بی ورؤیا المومن جزءمن ستة واربعین جزأً من النبوة[53]۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

❖ حدیث کی رو سے معلوم ہوا کہ فی الواقع ایک مومن کا خواب اس کی راہنمائی ہوتا ہے۔ شیطان ہرگز آپ ﷺ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ خواب کی تعبیر وراہنمائی ایک مستقل علم ہے۔ بلاشبہ ہر خواب حقیقت نہیں ہوتا لیکن جس خواب میں نبی ﷺ کی زیارت ہو اس میں آپ ﷺ کے علاوہ کوئی اور ہرگز نہیں بلکہ دیکھنے والے نے چہرہ نبوی ﷺ کو ہی دیکھا۔

عن انس بن مالک قال:کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم احسن الناس وکان اجود الناس وکان اشجع الناس ولقد فزع اهل المدینة ذات لیلة فانطلق ناس قبل الصوت فتلقّاهم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم راجعاً وقد سبقهم الی الصوت وهوعلی فرس لابی طلحه عری فی عنقه السیف وهو یقول:لم تراعوا قال: وجدناه بحرا اوانّه لبحر قال:وکان فرسایبطّا[54]۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ تمام لوگوں سے بہتر! تمام لوگوں سے زیادہ سخی وفیاض اور تمام لوگوں سے زیادہ شجاع تھے۔ ایک دفعہ رات کے وقت مدینہ والوں پر خوف واضطراب طاری ہو گیا تھا اور کچھ آدمی خوفناک آواز کی طرف متوجہ ہو گئے تھے کہ ان کو رسول ﷺ واپس آتے ہوئے ملے۔ حضور ﷺ ابو طلحہ کے برہنہ پشت گھوڑے پر سوار ہو کر ان لوگوں سے پہلے آواز کی جانب دوڑ گئے تھے اور آپ کی گردن میں تلوار تھی، نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو آتے دیکھ کر فرمایا ڈرو نہیں ڈرو نہیں اور اس کے بعد آپ نے فرمایا: ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی مانند سبک رفتار پایا۔ یہ گھوڑا سست رفتاری میں مشہور تھا۔

❖ یقیناً حضور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، اخلاق حسنہ اور مکارم اخلاق کا پیکر تھے۔ مذکورہ بالا حدیث میں نبی کریم ﷺ کی سخاوت وفیاضی اور اپنی قوم کیساتھ حالت خوف میں تعاون کا پتہ چلتا ہے۔ سخاوت وفیاضی اور بہادری بندہ مسلم کے اوصاف حمیدہ ہوتے ہیں۔ خوف کی حالت میں قوم کیساتھ کھڑا ہونا بلکہ قیادت کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ خوف وخطرہ کی حالت میں اسلحہ کا ساتھ رکھنا بھی جائز بلکہ سنت ہے۔

عن انس بن مالک قال:کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایرفعیدیہ فی شئی من دعائہ الافی الاستسقاءوانّہ یرفع حتییدی بیاض ابطیہ[55]۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اتنے اونچے ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے جتنے نماز استسقاء میں کیونکہ اس میں مبارک ہاتھوں کو اتنے بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

❖ مذکورہ حدیث کی روشنی سے معلوم ہوا کہ خصوصی کام یا التجاء کے لئے خصوصی روپ اور انداز اختیار کرنا چاہیئے جس کی تعلیم حدیث پاک میں ہے۔ اپنے رب کریم سے التجاء ودعا کے وقت عاجزی وانکساری کا مجسم ہو جانا چاہئے بلکہ ایسی پرسوز کیفیت اور ظاہری اداء بھی باطنی کیفیت سے موافق ہو۔

عن انس رضی اللّٰہ عنہ قال:مامسست حریرا ولا دیباجاالین من کفّ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا شممت ریحا قط اوعرقاقط اطیب من ریح اوعرق النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم[56]۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے ریشم یا دیباج کو مس نہیں کیا جو نبی کریم ﷺ کی مبارک ہتھیلی کے مانند ملائم ہو اور میں نے خوشبو یا عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی کریم ﷺ کی خوشبو یا عطر (پسینہ) کی طرح خوشبودار ہو۔

❖ حدیث رسول ﷺ میں نبی کریم ﷺ کی طبیعت مبارک اور نفاست کا پتہ چلتا ہے۔ عطر وخوشبو ہر انسان کی فطری خواہش ہے۔ نفاست وصفائی مسلمان کے لئے خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ پسینہ اور بدبو سے احتراز اور خوشبو کی پسندیدگی کا حکم سنت نبوی ﷺ سے ہے۔ بلاشبہ خوشبو سونگھنے سے کئی جسمانی وطبعی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

عن انس انّ نفرا من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سالوا ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن عملہ فی السرّ فقال بعضھم : لااتزوّج النساءوقال بعضھم:لاآکل اللحم وقال بعضھم: لاانام علی فراش فحمداللّٰہ واثنی علیہ فقال: مابال اقوام قالوا کذا وکذا لکنّی اصلّی وانام واصوم وافطر واتزوّج النساءفمن رغب عن سنتی فلیس منّی[57]۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت نے حضور ﷺ کی ازواج مطھرات سے حضور کے مخفیا اندرونی عمال کی بابت سوال کیا (حضور کے اعمال معلوم ہو جانے پر) ان میں سے بعض نے تحریر کیا کہ میں عورتون سے نکاح نہ کروں گا اور بعض نے کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا اور بعض نے کہا: میں فرش پر نہ

سوؤں گا۔ حضور ﷺ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر اوّل خدا کی حمد وثنا کی اور پھر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ انہوں نے ایسا کہا ہے حالانکہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا اور عورتوں کے پاس بھی جاتا ہوں، پس جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔

- مذکورہ حدیث کی رو سے معلوم ہوا کہ دیگر مذاہب کے برعکس اسلام رہبانیت و قطع تعلقی جیسی تمام قسم کی ریاضتوں کی نفی کرتا ہے بلکہ عبادات کیساتھ ساتھ مخلوق خدا کیساتھ معاملات بھی اسلام کا حصہ ہیں۔ اسلام جسم و روح، حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں میں تقسیم کار کا اصول دیتا ہے۔

حدثنا انس بن مالک قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم انّ الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی قال: فشقّ ذلک علی الناس فقال: لکن المبشرات قالوا: یارسول اللّٰہ وما المبشرات؟قال: رؤیا المسلم وھی جزءمن اجزاءالنبوّة[58]۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نبوت ورسالت کا معاملہ منقطع ہو گیا ہے اب میری بعد کوئی نبی نہیں اور نہ کوئی رسول، حضرت انس فرماتے ہیں کہ لوگوں پر بڑا شاق گزرا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیکن خوش خبریاں دینے والی چیزیں باقی رہیں گی۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! مبشرات (خوش خبریاں دینے والی چیزیں) کیا ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

- مذکورہ حدیث نبوی ﷺ سے معلوم ہوا کہ لوگ پیچیدہ معاملات سے خوف کی حالت میں آسانی و خوشی کے متلاشی ہوتے ہیں جو ایک بندہ خدا یعنی نبی یا رسول دیتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ بلاشبہ اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے لیکن علماء وفقہاء انبیاء کے وارث قرار پائے ہیں۔ بندہ مسلم کا خواب اس کی راہنمائی کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔

عن ربیعه بن ابی عبدالرحمن قال سمعت انس بن مالک یصف النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال:کان ربعة من القوم لیس بالطویل ولا بالقصیر ازھر اللون لیس بابیض امھق ولا أدم لیس بجعدقطط ولا سبط رجل انزل علیه وھو ابن اربعین فلبث بمکة عشرسنینینزل علیه وبالمدینة عشرسنین وقبض ولیس فی راسه ولحیته عشرون شعرة بیضاءقال ربیعه : فرایت شعرا من شعره فاذا ھواہمر فسالت فقیل احمرمن الطیب[59]۔

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو سنا وہ نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان فرما رہے تھے انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ لوگوں میں میانہ قد تھے نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ پست قد ان کا رنگ پھول جیسا کھلا ہوا تھا نہ بالکل سفید اور نہ گندمی، سر کے بال مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا، مکہ مکرمہ آپ ﷺ دس سال رہے وہاں آپ پر وحی نازل

ہوتی رہی اور مدینہ منورہ میں بھی آپ ﷺ دس سال جلوہ افروز رہے حتی کہ آپ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ آپ ﷺ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ حضرت ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے موئے مبارک میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ سرخ تھا میں نے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہو گیا تھا۔

- نبی کریم ﷺ جسمانی و طبعی اوصاف حمیدہ وکریمہ کے مالک تھے۔ چالیس سال کی عمر پختگی کی عمر کہلاتی ہے۔ خوشبو کی پسندیدگی کی صفت سنت نبوی ﷺ کا حصہ ہے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک اتنے نرم تھے گویا کہ ریشم و دیباج اور آپ ﷺ کے پسینہ کی خوشبو تمام عمدہ و اعلیٰ عطریات سے بڑھ کر تھی۔

نتائج بحث :-

اس مقالہ میں تحقیق کے دوران جو نتائج سامنے آئے ہیں وہ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:-

نبی کریم ﷺ کی ہم نشینی نے صحابہ کرام کی زندگیوں پہ اہم نقوش مرتب کئے۔ حضرت انس نبی کریم ﷺ کے سب سے قریبی بلکہ راز دار خادم ہیں۔ آپ کی مرویات کی روشنی میں نبی ﷺ کی سیرت کے اہم پہلوؤں کا پتہ چلتا ہے۔ ۔مذکورہ مرویات کی روشنی میں معلوم ہوا کہ فضول خرچی، فضول گوئی اور پر تعیش لباس اور کھانے اسراف کے زمرہ میں آتے ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ کے اوصاف حمیدہ سادگی اور عاجزی کے اختیار کرنے سے معاشرہ میں کئی مسائل کا خاتمہ ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ سادگی محض انفرادی واجتماعی زندگی میں ہی نہیں بلکہ قومی و حکومتی سطح تک بھی اختیار کی جانی چاہیئے۔ مخلوق خدا کو فرحت و مسرت سنانا اور غم کے لمحات میں ساتھ کھڑے ہونا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو خوش کرنے کا باعث ہے۔ مرویات انس کے مطالعہ سے سیرت نبوی ﷺ کے کئی نایاب گوشے سامنے آتے ہیں۔ خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ممکن ہے اس میں کوئی شیطان ایسی شکل وروپ اختیار نہیں کر سکتا ہے۔ فی الواقع خواب حصول علم وراہنمائی کا ایک اہم ذریعہ ہے لیکن جھوٹے خواب سنانا باعث عذاب بھی ہے۔ اسی طرح خدام سے خدمت کے موقع پہ دعا دینا دلجوئی ہے اور سنت نبوی ﷺ بھی ہے۔ خدمت گزاروں کو حقیر جاننے کی بجائے اپنے گھر کا فرد سمجھنا نہ صرف ان کے اعتماد کو بڑھاتا ہے بلکہ ان کے جذبہ وفاداری کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ ملازمین کو جھڑکنے کی بجائے اصلاح اور نرمی سے پیش آنا چاہیئے چہ جائیکہ بلاوجہ غصہ کا اظہار کیا جائے جو باعث نفرت امر بھی ہے۔ علاوہ ازیں ہر وقت سنجیدگی اور تیور چڑھائے رکھنا گھر میں عدم محبت اور دوری کا باعث ہوتا ہے۔ کبھی کبھار اپنے اہل و عیال اور ملازمین سے مزاح کر لینا، ہنسی خوشی کا ماحول پیدا کرنا حسن سلوک اور سنت نبوی ﷺ ہے۔ در حقیقت مذکورہ مرویات سے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے اہم

گوشے خوش خلق، خوش گفتار، حیا، عبادت و تقوی، متواضع اور متجردانہ زندگی کا فہم حاصل ہوتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] القرآن 21:33 Al- Qur'an, 33: 21

[2] البخاری، محمد بن اسماعیل صحیح البخاری، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض، طبع اول، 1998ء کتاب الشَّهَادَاتِ. حدیث نمبر: 2651.
lil Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al Adab al Mufrad, (Riyadh: Maktabah al Ma'ārif Nashr wal Tawzī , 1st Edition, 1998), Ḥadīth # 2651.

[3]

i. الطبقات الکبری، محمد بن سعد، دار صادر بیروت، جلد 7، ص 17.
Al-Tabaqāt Al-Kubrā, Muḥammad Ibn Sa'd, (Beruit: Dar Sadar), 7:17.

ii. الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، احمد بن علی ابن حجر العسقلانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1: 276.
Al-Iṣābah Fī Tamyīz Al-Ṣaḥābah, Aḥmad Ibn 'Alī Ibn Ḥajar al-'Asqalānī,(Beruit:Dar-ul-kutub Al-'Ilmiyyah), 1:276.

iii. سیر اعلام النبلاء وبھامشہ احکام الرجال فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال، الذھبی، محمد بن احمد بن عثمان غاۃ العمروی، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، 4:84۔
*Siyar A'lām an-Nubalā' wa bi Hamishihī Ahkām ul Rijāl fi Mizān Al-I'tidāl fi Naqd Al-Rijā*l, Al-Dhahabī, Muḥammad Ibn Aḥmad Ibn ʿUthmān, (Labnān: Dar ul Fikr), 4:84.

[4] معرفۃ الصحابۃ، الاصبھانی، ابونعیم احمد بن اسحاق بن مھران (۴۳۰ھ) تحقیق: محمد حسن اسماعیل، عبدالحمید السعدنی، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان، 1:225۔
Ma'arifat Al-Sahābah, Al-Asbahani, Abu Naeem Ahmad Bin Ishaq Bin Mehran(532H), Tahqiq: Muhammad Hassan Ismael, Abdulhamid Al-Sa'dni (Beruit:Dar ul kutub Al-Ilmiyah) 1:225.

5 اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ابن اثیر، ابوالحسن علی بن ابی بکر بن محمد الجزری، دار الشعب، 1: 151 ۔ معرفۃ الصحابۃ، الاصبھانی، ابونعیم احمد بن اسحاق بن مھران (۴۳۰ھ) تحقیق: محمد حسن اسماعیل، عبدالحمید السعدنی، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان، 1:225۔
Usd al-Ghābah fi Ma'rifat Al-Sahābah, Ibn Athīr, Abu Al-Hassan Ali bin Bakr Bin Muhammad AL-Jazrī(Qāhira: Dār Al Sha'ab), 1:151.

[6]

i. صفۃ الصفوۃ، ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمن (۵۱۰-۵۹۷ھ) تحقیق: محمود فاخوری، تخریج: محمد روّاس قلعہ جی، دار المعرفۃ، بیروت۔ لبنان، 1: 710۔
Sifat Al Safwah, Abdul Rahman bin al-Jawzī (510H-795), Tahqiq:Mahmood Fakhori, Takhrij: Muhammad Rawos Qala G, (Beruit: Labnan), 1:710.

ii. الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ القرطبیؒ (۳۶۳-۳۶۴ھ) تحقیق: علی محمد معوض۔ عادل، دار الکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان، الطبعۃ الاولی ۱۹۹۵م، 1: 71۔
Al-Istī'ab fi Ma'arifat Al-Ashāb, Ibn Abdul Barr, Yousaf Bin Abdullah Al-Qurtabī,(393H), Tahqiq:Ali Muhaamd Muawiz-Adil, (Beruit:Dar-ul-kutub Al-Ilmiyah), 1:71.

[7] ایضاً، 1: 225۔

Ibid., 1:225.

[8] سیر الصحابہ سیر انصار، سعید انصاری، ادارہ اسلامیات لاہور، 1: 116۔

Siyar -Al- Sahābah Siyar Ansār, Saeed Ansarī,(Lahore: Idara Islamiyāt) 1:116.

[9] الترمذي، محمد بن عیسی، سنن الترمذی، مکتبۃ المصطفی البابي الحلبي مصر، طبع ثانی، 1975ء، حدیث نمبر: 4201

Al Tirmadhī, Muḥammad bin 'Esa, *Al Sunan,* (Egypt: Maktabah Muṣtafa al Bābī al Ḥalabī, 2nd Edition, 1975), Ḥadīth # 4201.

[10] الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذي، حدیث نمبر:2108

Al Tirmadhī, Muḥammad bin 'Isa, *Al Sunan*, Ḥadīth #.2108.

[11] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، داراحیاء التراث العربی، بیروت، حدیث نمبر:.2029

.2029Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Beirut: Dār Iḥyā' al Turath al 'Arabī), Ḥadīth #

[12] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري، صحیح البخاری، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض، طبع اول، 1998ء۔ حدیث نمبر:6334.

lil Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al Adab al Mufrad, (Riyadh: Maktabah al Ma'ārif Nashr wal Tawzī , 1st Edition, 1998), Ḥadīth # 6334.

[13] الطبقات الکبری، 7: 19.

Al-Tabaqāt Al-Kubrā, 7:19.

[14] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،۔ حدیث نمبر:2480

2480. Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim,* Ḥadīth #

[15] ایضا، 7: 19.

Ibid., 7:19.

[16] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر:2482

slim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim,* Ḥadīth #2482. Mu

[17] الطبقات الکبری، 7: 20.

Al-Tabaqāt Al-Kubrā, 7:20.

[18] ابوداود، سلیمان بن الاشعث(۲۰۲-۲۷۵ھ)، سنن ابی داود دار الرسالۃ العالمیۃ، طبع اول، 2009ء، حدیث نمبر:5002

Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ash'ath, *Al Sunan*, (Dār al Risālah al 'Ālamiyyah, 1st Edition, 2009), Ḥadīth # .5002

[19] الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذي، حدیث نمبر:3830

Al Tirmadhī, Muḥammad bin 'Isa, *Al Sunan,* Ḥadīth #.2830.

[20] البخاري، صحیح البخاری، حدیث نمبر:3688

3688. Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Al Bukhārī, Ḥadīth #

[21] ایضا، حدیث نمبر5638

Ibid., Ḥadīth # 5638.

[22] الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذي، حدیث نمبر:1849

1849. Al Tirmadhī, Muḥammad bin 'Isa, *Al Sunan,* Ḥadīth #

[23] الإصابۃ، 1: 276.

Al-Iṣābah, 1:276.

[24] سیر أعلام النبلاء، 4: 485.

Siyar A'lām Al-Nubalā', 4:485.

[25] اسد الغابۃ، 1: 151

Usd al-Ghābah , 1:151.

[26] الطبقات الکبری، 7: 23،24.

Al-Tabaqāt Al-Kubrā, 7:23,24.

[27] ایضاً، 7: 23.

Ibid., 7:23.

[28] ایضاً، 7: 21.

Ibid., 7:21.

[29] سیر أعلام النبلاء، 4: 486.

Siyar A'lām Al-Nubalā' , 4:486.

[30] الطبقات الکبری، 7: 20.

Al-Tabaqāt Al-Kubrā, 7:22

[31] ایضاً، 7: 21.

Ibid., 7:21

[32] ایضاً، 7: 22.

Ibid., 7:22

[33] ایضاً، 7: 22.

Ibid., 7:22

[34] ایضاً، 7: 22.

Ibid., 7:22

[35] سیر أعلام النبلاء، 4: 486.

Siyar A'lām Al-Nubalā' , 4:486

[36] اسد الغابۃ، 1: 151.

Usd al-Ghābah , 1:151

[37] الطبقات الکبری، 7: 21.

Al-Tabaqāt Al-Kubrā, 7:21

[38] صفوۃ الصفوۃ، 1: 713.

Safwat Al-Safwah,1:713

[39] اسد الغابۃ، 1: 152.

Usd Al-Ghābah , 1:152

[40] الطبقات الکبری، 7: 25.

Ibid., Al-Tabaqāt Al-Kubrā, 7:25

[41] ایضاً، 7: 25،26.

Ibid., 7:25, 26

[42] ایضاً، 7: 26.

Ibid., 7:26

43 اسدالغابۃ،1: 152.

Usd Al-Ghābah , 1:152

44 الاصابۃ،1: 276 .

Al-Iṣābah ,1:276

45 الطبقات الکبری،7: 25.

Al-Tabaqāt Al-Kubrā, 7:25

46 اسدالغابۃ،1: 152.

Usd Al-Ghābah , 1:152

47 تذکرۃالحفاظ،الذھبی،ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن عثمان،داراحیاءالتراث العربی،بیروت، 1: 45.

Tazkiratul Huffaz, Al-Dhahabi, Abu Abdullah Shams Al Din Muhammad bin Usman, (Beruit: Dār Ahyā' Al Turāth Al-'Arabī), 1:45.

48

i. جوامع السیرۃ و خمس رسائل اخری، ابن حزم، تحقیق:احسان عباس، ناصر الدین الاسد، ادارہ احیاءالسنۃ گوجرانوالہ، پاکستان، ص 276.

Jawāmi' Al-Seerah wa Khams Risā'l Ukhrā, Ibn e Hazm, Tahqiq:Ihsan Abbas, Nasir ul din Al-asan (Gujranwalah: Idarah Ihya ul Sunnah), 276.

49 اسدالغابۃ،1: 152.

Usd Al-Ghābah , 1:152

50 البخاري، صحیح البخاری،حدیث نمبر:5436

Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Al Bukhārī, Ḥadīth # 5436

51 ابن ماجۃ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ،دارالرسالۃالعالمیۃ، طبع اول،2009ء،حدیث نمبر:3348

Ibn Mājah, Muḥammad bin Mājah, *Sunan Ibn Mājah*, (Dār al Risālah al 'Ā lamiyyah, 3348 Ḥadīth # Edition, 2009), 1st

52 الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذي،حدیث نمبر:2015

2015 Al Tirmadhī, Muḥammad bin 'Esa, *Al Sunan*, Ḥadīth #

53 البخاري، صحیح البخاری،حدیث نمبر:6994

6994 Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Al Bukhārī, Ḥadīth #

54 مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،حدیث نمبر:2307

2307 Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth #

55 البخاري، صحیح البخاری،حدیث نمبر:933

933 Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Al Bukhārī, Ḥadīth #

56 ایضا،حدیث نمبر:3561

3561 Ibid., Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Al Bukhārī, Ḥadīth #

57 مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،حدیث نمبر:1401

1401 Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth #

[58] الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذي، حدیث نمبر:2272

2272 Al Tirmadhī, Muḥammad bin ‘Esa, *Al Sunan*, Ḥadīth #

[59] البخاري، صحیح البخاری، حدیث نمبر:3547

3547 Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā‘īl, Ṣaḥīḥ Al Bukhārī, Ḥadīth #